پرنٹنگ پریس سے متعلق مسائل

(آخری قسط ۹)

مفتی نادر نذیر احمد ــ جامعہ ضیائے مدینہ لیہ

پرنٹنگ پریس پر اضافی بچنے والے مقدس اوراق؟

وسیع پیمانہ پر بکس چھاپنے والی پریسوں کے ہاں کثیر مقدار میں مقدس اوراق مختلف وجوہات کی بنا پر بکس میں شامل نہیں کیے جاسکتے مثلاپانچ سو پیجز پر مشتمل بک کی ایک ہزار کاپیاں تیار کرنی تھیں، ایسی کتاب کی پرنٹنگ کے بعد جب بائنڈنگ کا عمل شروع کیا تو نوسو ستر کاپیاں تیار ہوئیں، باقی تیس کاپیوں کے بعض صفحات پریس کی فنی خرابی سے بک میں شامل کرنے کے قابل نہیں تھے تو اس صورت میں واضح ہے کہ تیس ایسی کاپیاں جن کے صفحات نامکمل ہیں اور پریس کی تکنیکی خرابی کے باعث مدہم پرنٹ والے صفحات بمع ڈسک کور کے کتاب کی شکل میں نہیں آسکتے، علی ھذ القیاس جب بھی کسی کتاب کی پرنٹنگ اور بائنڈنگ ہوتی ہے تو ضرور کچھ اس طرح صورت پیدا ہوتی رہتی ہے اور اس کا نقصان بھی پریس کو پہنچتا ہے، کسٹمر نے تو تعداد کے حوالہ سے پیسے دینے ہوتے ہیں، بک کی جتنی تعداد ہوگی اتنے وہ پیسے دے گا۔

چنانچہ اس تناظر میں پریس کے لئے یہ مسئلہ ہے کہ ایسے مواد کو سنبھال کر رکھنے کے لئے وسیع جگہ درکار ہوتی ہے، چھپائی کے عمل میں تسلسل کی وجہ سے کم عرصہ میں پریس پر ایسے مواد کا ڈھیر لگ جاتا ہے، ساتھ ساتھ ایسے مقدس اوراق اور "ڈیسک کور" کو نہ اٹھانے اور انہیں کہیں باقاعدہ طور محفوظ مقام پر منتقل نہ کرنے کی وجہ سے بعض چھاپہ خانوں میں ایسے اوراق نامناسب مقامات پر پڑے ہوئے دیکھنے کو ملتے ہیں، راقم الحروف نے ایک پریس پر مشاہدہ کیا کہ پریس پر جہیز میں دینے کے لئے قرآن پاک پر جہاں زریں ڈسک کور چڑھے ہوئے نظروں کو خیرہ کررہے

تھے، وہیں مختلف ایڈیشنوں سے بچ جانے والے سنہری کو رایک طویل سیہڑی کے شروع سے آخر تک اس طرح رکھے ہوئے تھے کہ چار پانچ فٹ چوڑی سیہڑی کا عرضاً فقط اتنا حصہ خالی تھا کہ ایک آدمی بڑی احتیاط سے گزر سکتا تھا، اسی لئے لوگ سیڑھی پر سے ننگ پاؤں آ، جا رہے تھے۔

اب اس تناظر میں ایسے اوراق سے متعلق رائج اور معمول بہم جو طریقے رائج ہیں ان میں سے ایک تو ایسے اوراق کو پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کرنا چاہیے، اور اس طریقہ پر اتفاق ہے کیونکہ تدفین کا جو معروف طریقہ ہے، اس میں قطعاً بے ادبی نہیں، ورنہ اولی العزم نفوس کو زیرِ زمین دفن نہ کیا جاتا۔

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلْمُصْحَفُ إِذَا صَارَ خَلِقًا لَا يُقْرَأُ مِنْهُ وَيُخَافُ أَنْ يَضِيعَ يُجْعَلُ فِي خِرْقَةٍ طَاهِرَةٍ وَيُدْفَنُ ،وَدَفْنُهُ أَوْلَى مِنْ وَضْعِهِ مَوْضِعًا يُخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ النَّجَاسَةُ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ وَيُلْحَدُ لَهُ ،لِأَنَّهُ لَوْ شُقَّ وَدُفِنَ يَحْتَاجُ إِلَى إِهَالَةِ التُّرَابِ عَلَيْهِ ،وَفِي ذٰلِكَ نَوْعُ تَحْقِيرٍ إِلَّا إِذَا جُعِلَ فَوْقَهُ سَقْفٌ بِحَيْثُ لَا يَصِلُ التُّرَابُ إِلَيْهِ فَهُوَ حَسَنٌ أَيْضًا ۔ كَذَا فِي الْغَرَائِبِ

''جب مصحف بوسیدہ ہو جائے اور اسے نہ پڑھا جا سکے اور یہ اندیشہ ہو کہ کہیں گر کر بکھر جائے گا اور بے ادبی ہونے لگے گی تو اسے کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ دفن کر دیا جائے اور اسے دفن کرنا زیادہ بہتر ہے بنسبت کسی ایسی جگہ رکھ دینے کے جہاں اس پر گندگی پڑے اور آلودہ ہو جائے اور لاعلمی میں پاؤں کے نیچے روندا جانے لگے۔ نیز اس کی تدفین کے لئے صندوقچی قبر کی بجائے بغلی قبر بنائی جائے اس لئے کہ اگر صندوق نما قبر بنائی گئی تو دفن کرنے کے لئے اس پر مٹی ڈالنے کی ضرورت پیش آئے گی اور یہ عمل ایک لحاظ سے بے ادبی والا ہے۔ ہاں اگر مصحف شریف کو قبر میں رکھ کر اوپر چھت بنا دی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے اور نہ اس تک مٹی پہنچے تو بھی اچھی تدبیر ہے اسی طرح فتاوٰی الغرائب میں مذکور ہے''۔

(فتاوٰی ہندیہ: ۳۲۳/۵؛ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

دوسرا طریقہ:

مقدس اوراق جلانے کا مسئلہ علماء میں مختلف فیہ ہے اور فتویٰ اس پر ہے کہ جائز نہیں۔

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

☆شیخین: فقہ میں شیخین سے مراد امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف ہیں (رحمہا اللہ تعالیٰ) ☆

اَلْمُصْحَفُ اِذَا صَارَ خَلَقًا وَتَعَذَّرَتِ الْقِرَاءَةُ مِنْهُ لَا يُحْرَقُ بِالنَّارِ. اَشَارَ الشَّيْبَانِيُّ اِلٰى هٰذَا فِي السِّيَرِ الْكَبِيْرِ وَبِهٖ نَأْخُذُ. كَذَا فِي الذَّخِيْرَةِ

''جب مصحف پرانا اور بوسیدہ ہو جائے اور اس سے تلاوت دشوار ہوتو اُسے آگ میں نہ جلایا جائے۔ چنانچہ امام محمد شیبانی نے سیر کبیر میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے لہٰذا اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں، کتاب ذخیرہ میں اس طرح مذکور ہے''

(فتاوی ہندیہ: ۳۲۳/۵؛ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَفِي الذَّخِيْرَةِ اَلْمُصْحَفُ اِذَا صَارَ خَلَقًا وَتَعَذَّرَ الْقِرَاءَةُ مِنْهُ لَا يُحْرَقُ بِالنَّارِ

''ذخیرہ میں ہے: جب قرآن پاک بوسیدہ ہو جائے اور اس سے پڑھنا دشوار ہو جائے تو اسے آگ میں نہ جلایا جائے'' (فتاوی شامی: ۲۹۹/۵؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مصحف کریم کا احراق (قرآن پاک کا جلانا) جائز نہیں (نص علیہ فی الدر المختار) درمختار میں اس کی صراحت کی گئی ہے۔ بلکہ حفاظت کی جگہ دفن کیا جائے جہاں پاؤں نہ پڑیں، اور اگر تھوڑے اوراق ہوں تو اولیٰ یہ ہے کہ مسلمانوں کے بچوں کو ان کی تعویذ تقسیم کر دیے جائیں۔ (فتاوی رضویہ ، ۲۳/۶۰۷؛ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اعتراض: خلیفہ سوم نے قرآن مجید کے موجودہ متعارف نسخہ کے علاوہ باقی ہر صحیفہ یا مصحف جو موجود تھا سب کے سب جلا دیئے جانے کا حکم جاری کیا، اور ان کو جلا دیا گیا۔

جواب: صحابہ رضی اللہ عنھم سے کہ احراق واقع ہوا کما فی حدیث البخاری (جیسا کہ بخاری کی حدیث میں ہے ۔بغرض رفع فتنہ وفساد تھا اور بالکلیہ رفع اس کا اسی طریقہ پر منحصر کہ صورت دفن میں ان لوگوں سے جنھیں مصاحف محرقہ اور ان کی ترتیب خلاف واقع پر اصرار تھا احتمال اخراج تھا بخلاف ما نحن فیہ کہ یہاں مقصود حفظ مصحف ہے۔ بے ادبی اور ضائع ہو جانے سے اور یہ امر طریقہ دفن میں کہ مختار علماء ہے۔

تیسرا طریقہ:

مقدس اوراق سے متعلق قرآن بورڈ کا فیصلہ:

☆صاحبین: فقہ میں صاحبین سے مراد امام ابو یوسف و امام محمد ہیں۔ (رحمہما اللہ تعالی) ☆

پنجاب قرآن بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ قرآن مجید کی غیر معیاری اشاعت روکنے کے لیے پرنٹنگ پریسوں پر چھاپے مارے جائیں گے۔وہ پرنٹنگ پریس جہاں ۵۵ گرام سے کم کاغذ پر قران کی اشاعت ہوگی بغیر سرٹیفکیٹ کے قرآن مجید شائع ہوں گے،ان کے لیے خلاف قانونی کاروائی ہوگی اور پرنٹنگ پریس بند کرکے مالکان کے خلاف مقدمات کا اندراج ہوگا پنجاب قرآن بورڈ کے چیرمین مولانا احمد علی مقصوری نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ قرآن بورڈ غلطیوں سے مبرا قرآن مجید کی اشاعت بنائے گا۔چھاپہ خانوں پر شائع ہونے والے قرآن پاک کے نسخوں کی قرآن بورڈ کے قاری پروف ریڈنگ کریں گے اور زیر زبر،کمپوزنگ اور طباعت کی غلطیوں سے پاک قرآن مجید کی اشاعت کے لیے سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ پنجاب قرآن بورڈ چھاپہ مار ٹیمیں بنادی ہیں یہ ٹیمیں پرنٹنگ پریسوں پر اچانک چھاپہ ماریں گی اور جہاں خلاف ورزی ہورہی ہوگی وہاں پریس مالکان کی موقع پر ہی گرفت کی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ پنجاب قرآن بورڈ کمپلیکس میں قرآن محل برائے مقدس بوسیدہ قائم کیا گیا ہے جہاں لاہور کے تمام علاقوں سے قرآن مجید کے شہید اور بوسیدہ اوراق جمع کیے جائیں گے۔قرآن بورڈ ہر ڈویژنل ہیڈکوائٹر میں قرآن محل برائے مقدس بوسیدہ اوراق قائم کرے گا صوبے بھر میں جمع ہونے والے مقدس اوراق کو فیصل آباد جڑانوالہ روڈ پر قائم ری سائنکلینگ مل میں پہنچایا جائے گا جہاں ان مقدس اوراق کو پانی کی آمیزش میں شامل کرکے دوبارہ کاغذ اور گتہ تیار ہوگا۔یہ گتہ اور کاغذ کسی بھی مقصد کے لیے دوبارہ استعمال کے قابل ہوگا۔انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کے مقدس بوسیدہ اوراق کی ماہیت اور نوعیت بدلنے کے بعد اسکے استعمال کا حکم بھی بدل جاتا ہے۔لہذا مقدس اوراق ری سائنکلینگ کے بعد کسی بھی مقصد کے لیے استعمال ہوتو اس کی بے حرمتی نہیں ہوگی۔

انہوں نے مزید کہا کہ لاہور کے شہری قرآن مجید کے مقدس اوراق نہر کے پانی میں نہ پھینکیں نہر کا پانی آلودہ ہوچکا ہے اور مقدس اوراق پھینکنے سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہے۔انہوں نے کہا کہ ماضی میں قرآن مجید کے مقدس اوراق بردگی تین طریقے رائج رہے ہیں بہتے ہوئے پانی میں پھینکنا،ان کی زمین کے اندر تدفین کرنے اور فتنوں سے بچتے ہوئے مقدس اوراق کو جلانا شامل ہے۔موجودہ زمانے میں مقدس اوراق کی بردگی کا بہترین طریقہ ری سائنکلینگ ہے اور تمام مکاتب فکر کے علماء اس عمل کو جائز قرار دینے کے بارے میں پنجاب قرآن بورڈ کے پلیٹ فارم سے متفقہ

☆طرفین: فقہ میں طرفین سے مراد امام ابوحنیفہ وامام محمد ہیں۔(رحمہا اللہ تعالی)☆

فتویٰ دے چکے ہیں۔انہوں نے کہا کہ قرآن بورڈ مستقبل میں قرآن مجید خود شائع کرے گا اور بعد میں ایک ایسا ترجمہ قرآن بھی شائع ہوگا جس پر تمام مکاتب فکر کے علماء متفق ہونگے۔

پنجاب قرآن بورڈ میں بین الاقوامی معیار کی ایک لائبریری قائم کی جائے گی جہاں طلباء اور طلبات کو قرآن ،اسلام اور اخلاقی موضوعات پر تحقیق کے موقع فراہم کیے جائیں گے۔مولانا احمد علی مقصوری نے شہریوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید کے مقدس اوراق قرآن بورڈ میں جمع کروائے اور اگر مقدس اوراق زیادہ ہوں تو پنجاب قرآن بورڈ انہیں خود اٹھائے گا انہوں نے کہا پنجاب قرآن بورڈ کمپلیکس پچیس کنال اراضی پر محیط ہے اور تین منزلہ عمارت تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔انہوں نے کہا پنجاب قرآن بورڈ اس وقت محکمہ اوقاف کے تحت کام کر رہا ہے لیکن انہوں نے حکومت کو تجویز دی ہے کہ قرآن بورڈ کو جو عظیم الشان اور پر عظمت اور باوقار اہداف اور مقاصد دئے گئے ہیں ان کا تقاضہ ہے کہ پنجاب قرآن بورڈ کو ایک مکمل خودمختار ادارے کا درجہ دیا جائے تا کہ قرآن بورڈ اپنی صلاحیت کے اپنے وسائل کو بروئے کار لا سکے۔

(اردو پوائنٹ اخبار تازہ ترین۔۱۴ مئی۔۲۰۱۰ء)

پنجاب قرآن بورڈ کا اجلاس زیر صدارت غلام محمد سیالوی چیئرمین پنجاب قرآن بورڈ منعقد ہوا،اجلاس میں فاؤنڈیشن کی معاونت سے مقدس اوراق کی ری سائکلینگ جس میں تمام ممبران اور مسالک کے علماء متفق ہیں کہ طریقہ کار کو پالیسی کے معیار کے مطابق بہتر بنانے اور اقدامات کرنے پر زور دیا اور معیار کا جائزہ لیا گیا اور کہا کہ دور حاضر کے مطابق جدید طریقہ سے ری سائکلینگ کے عمل کو بہتر بنایا جائے اس کے علاوہ اس بات کو واضح کیا گیا قرآن یا اس کے اوراق بے حرمتی /بے ادبی سے بچانے کے لیے کیمیکل کے ذریعے اس کے الفاظ کو مٹا کر صفحہ کو ضائع کیا جائے۔

(اخبار جہاں ۱۹ جون 2017)

چوتھا طریقہ:

مقدس اوراق کی بردگی کا چوتھا طریقہ دریا میں ڈالنے کا ہے۔

چاروں طریقوں کا اگر جائزہ لیا جائے اور عصری تقاضوں کو مدنظر رکھا جائے تو بہترین طریقہ، پنجاب قرآن بورڈ نے جو تجویز علماء کرام کے اتفاق سے ''ری سائکلینگ'' کی پیش کی ہے وہ ہے کیونکہ

اگر ملک بھر کی پریسوں اور تعلیمی اداروں اور گھروں میں ملنے والے شہید اوراق کو جمع کیا جائے تو تدفین کا عمل دشوار ٹھہرے گا، البتہ کم مقدار میں ملنے والے اوراق کو دفن کرنا یا قائم قرآن محل میں محفوظ کر کے رکھنا مشکل نہیں۔

نہر اور دریا میں ڈالنے سے متعلق بھی اب اور یہاں، ملک پاکستان میں چند امور قابل غور ہیں کیونکہ ہر شہر میں نہر میسر نہیں اگر میسر ہے تو بعض نہروں میں اتنا ناپاک پانی اور غلاظت واقع ہو رہے ہیں جس سے پانی کے اوصاف بدلنے سے مکمل نہر کے پانی پر نجس کا حکم لگتا ہے ایسے پانی میں اوراق ڈالنا تو خود ایک توہین ہے، اگر نہروں اور دریاؤں کا پانی پاک بھی ہو تو یہ احتمال قوی ہے کہ اوراق سے حروف نہیں مٹتے، دریا اور نہر میں پانی کی سطح کم ہونے سے یا بالکل خشک ہونے کے بعد تمام مقدس اوراق دریا اور نہر کی گزرگاہ پر واقع ہوں گے، جس سے بے ادبی اور اہانت ہوگی۔

مقدس اوراق جلانے سے متعلق جو قول ہے وہ غیر مفتیٰ بہ ہے، مجوزین کی ایک قوی دلیل کا جواب بھی درج کیا جاچکا ہے، نیز توہین کا مدار عرف بھی ہے اور اس کی رعائت کرتے ہوئے بھی نہیں جلا سکتے کیونکہ بالعموم مسلمان احراق کو توہین شمار کرتے ہیں۔

''ری سائکلینگ'' کا جو طریقہ پنجاب قرآن بورڈ نے پیش کیا ہے، وہ کافی حد تک درست ہے کونکہ عرف اس عمل کو توہین شمار نہیں کرتا، نیز اس میں بے ادبی والا پہلو بھی نہیں، البتہ ایک بات قابل ذکر ہے کہ بجائے اس کے کہ ''ری سائکلینگ'' کے بعد یہ گتہ اور کاغذ کسی بھی مقصد کے لیے دوبارہ استعمال ہو، اگر اس امر کو ترجیح دی جائے کہ ایسا کاغذ اور گتا دوبارہ قرآن پاک اور باقی کتب کی اشاعت میں صرف ہو۔۔۔۔۔تو اچھا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمت بالخیر

تحریک جہاد اور برٹش گورنمنٹ

ایک تحقیقی مطالعہ

ناشر: دارالنعمان نزد مکتبہ قادریہ یونیورسٹی روڈ پرانی سبزی منڈی کراچی